بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پیر

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۲ رجب ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۹ احسان ۱۳۵۷ہش ۔ ۱۹ جون ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۳۸

لندن میں حضور ایدہ اللہ کی دینی اور جماعتی مصروفیات کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۸ جون۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں اپنے کیبل گرام مرسلہ ۱۷ جون ۱۹۷۸ء میں مطلع فرماتے ہیں:۔

لندن ۱۷ جون۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

۱۵ جون بروز جمعرات حضور کئی گھنٹہ تک دفتر میں ڈاک وغیرہ ملاحظہ فرمانے میں مصروف رہے نیز برطانیہ کے مختلف علاقوں اور دیگر ممالک سے تشریف لائے ہوئے احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ ۱۶ جون کو حضور نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی بعد ازاں حضور نے کسر صلیب کانفرنس میں شرکت کرنیوالے پاکستانی مندوبین کو دو گھنٹہ تک ملاقات کا شرف بخشا۔

حضور پاکستان کے احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں۔ (مرزا انس احمد)

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا ہر طرح حافظ وناصر ہو اپنی غیر معمولی تائید ونصرت سے نوازے اور حضور کے اس تبلیغی سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱ ـــــ یکم جون تا ۴ جون ۱۹۷۸ء

لندن کی کسر صلیب کانفرنس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا معرکہ آراء خطاب

مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور اس کی بنیادی اہمیت، عیسائیت کے لئے امن و سلامتی کا ایک اور پیغام

تبادلہ خیالات کیلئے برٹش کونسل آف چرچز کی دعوت کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا عہد آفریں اعلان

برطانوی پریس میں کسر صلیب کانفرنس کا غیر معمولی چرچا، حضور کے معرکہ آراء خطاب کا خوشکن ردّ عمل

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے)

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ احمدیہ مسلم مشن لندن کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی بین الاقوامی کسر صلیب کانفرنس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کے ساتھ بخیر وخوبی انجام پذیر ہو چکی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کانفرنس بڑی کامیاب رہی اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے کئی نشان ظاہر ہوئے، الحمد للہ علی ذالک۔

یہ کانفرنس پروگرام کے مطابق ۲۔۳۔۴ جون ۱۹۷۸ء کو کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن میں منعقد ہوئی۔ ۴ جون تین بجے بعد دوپہر حضور کا اختتامی خطاب تھا جس کیلئے انسٹی ٹیوٹ کے اندرونی حصّے میں انتظام کیا گیا تھا جہاں مرکزی سٹیج کے اردگرد چاروں طرف خوبصورت اور وسیع ہال نما گیلریاں تھیں جن میں دولتِ مشترکہ کے مختلف ممالک کی تہذیب وثقافت کے رنگا رنگ نمونے بکھرے پڑے تھے۔ ان گیلریوں میں ڈیڑھ ہزار سے زائد سامعین حضور کا خطاب سننے کیلئے گوش برآواز تھے۔

حضور کی کانفرنس ہال میں تشریف آوری

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اڑھائی بجے سٹیج پر تشریف لائے۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لندن نے سورہ نساء رکوع ۲۱ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ انگریزی میں پڑھا۔ ازاں بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے ایک مختصر سپاسنامے کے ذریعہ حضور کے سراپا محبت وشفقت ہونے کا ذکر کیا اور آپ کی بنفسِ نفیس لندن میں تشریف آوری پر اظہارِ مسرت کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ اس کانفرنس کو اپنے اختتامی خطاب سے مستفید فرمائیں۔

حضور کا اختتامی خطاب

حضور کا خطاب ٹھیک تین بجے شروع ہوا جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اگرچہ کانفرنس کے پہلے دو دنوں میں جملہ مقررین مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے اپنے اپنے رنگ میں حضرت مسیحؑ کی صلیب سے نجات کے مسئلہ پر روشنی ڈال چکے تھے لیکن حضور نے اس مسئلہ کے بعض بنیادی پہلوؤں پر جس بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی وہ رنگ ہی اور تھا۔ آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچائے جانے کے لئے جو الٰہی تصرفات ظاہر ہوئے تھے ان کا اس حسن وخوبی سے اور ایسے جامع ومانع رنگ میں ذکر فرمایا کہ اس مسئلہ کی حقیقت معلوم کرنے اور صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ جاتا۔

صلیب سے نجات کے بغیر مسیحؑ کا مقصدِ بعثت پورا نہیں ہو سکتا

حضور نے عقلی ونقلی دلائل اور تاریخی شواہد سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ بچائے گئے تھے۔ وہ خدا کے پاک اور برگزیدہ نبی تھے۔ اُن کے سامنے اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کا ایک عظیم مشن تھا جس کے لئے لمبی عمر اور مسلسل کوشش درکار تھی۔ حضور نے فرمایا خدا کے اس پاک نبی کے متعلق ہم ایک لمحہ کے لئے بھی یہ سوچ نہیں سکتے کہ انہوں نے صلیب پر جان دی اور بقول یہودیوں کے لعنتی ٹھہرے۔ خدا کے برگزیدہ نبی تو لوگوں کو لعنت سے بچانے کے لئے آتے ہیں۔ چہ جائیکہ وہ خود لعنتی ٹھہریں۔ حق کی آواز کو دبانے اور صداقت پر پردہ ڈالنے کے لئے مخالفین خدا کے نبیوں کو امتحانوں اور ابتلاؤں کی آگ میں ڈالتے آئے ہیں۔ حضرت مسیحؑ پر بھی واقعہ صلیب کی صورت میں ایک بہت بڑا ابتلا آیا لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو نجات دی اور اس ذریعہ وہ مقصد پورا ہوا جس کے لئے وہ بھیجے گئے تھے۔

عیسائیوں کو امن و سلامتی کا ایک اور پیغام

حضور کی تقریر نقطۂ عروج پر اس وقت پہنچی جب آپ نے فرمایا میں اس موقع پر عیسائیوں کو بڑے اخلاص اور محبت کے ساتھ یہ پیغام دیتا ہوں کہ وہ خوش ہوں اور خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائیں کہ وہ مسیح جس کے آنے کی قدیم صحیفوں اور قرآن کریم میں خبر دی گئی تھی اور جس کی حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی وہ آ گئے اور میں ان کے نائب اور تیسرے خلیفہ کی حیثیت میں عیسائیوں سے مخاطب ہوں۔ میرے دل میں ان کی سچی اور گہری ہمدردی سمندر کی طرح موجزن ہے۔ میں ان کے مصائب دیکھ کر بے چین اور ان کی تکالیف پر مغموم ہوں۔ یہ مصائب اس لئے پیدا ہو رہے ہیں کہ انہوں نے خدائے رحمان ورحیم کو فراموش کر دیا ہے۔ میں انہیں اسی خدا کے احسان یاد دلاتا ہوں اور اس کی طرف بلاتا ہوں جس نے ہماری پیدائش سے بھی پہلے ہماری ضروریات مہیا کر دی تھیں اور ہماری خوشحالی کے سامان پیدا کر دیئے تھے لیکن وہ چیزیں جو ہماری امن وسلامتی کا ذریعہ بنی تھیں انہیں دنیا نے فتنہ وفساد برپا کرنے کے لئے استعمال کیا۔ خدا کی نعمتوں کی ناشکری کے نتیجہ میں وہ اپنے پیدا کرنے والے خدا سے منقطع ہو گئے۔

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے بڑی تحدی سے فرمایا کہ اب بھی وقت ہے کہ دنیا اپنے آپ کا جائزہ لے، اپنے خالق ومالک خدا کو پہچانے، اپنے گناہوں کی زبانی صد

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے اہم موضوع پر

لندن کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی مختصر روداد

بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کو راہِ نجات پر لانے کے لئے مسیح کی کشمیر میں آمد کا تاریخی ثبوت

مسیح کے صلیب پر سے زندہ اُترنے اور صحتیاب ہونے کے بعد کشمیر کی طرف ہجرت کے ناقابلِ تردید شواہد

(۲)

پروفیسر ایف ایم حسنین کا مقالہ

یہ امر سامعین کے لئے کسی قدر مایوسی کا موجب ہوا کہ ہندوستان کے ممتاز ماہر آثارِ قدیمہ جناب پروفیسر ایف۔ ایم حسنین بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے کانفرنس میں شرکت نہیں فرما سکے تاہم انہوں نے "یوز آسف کا مقبرہ" کے زیر عنوان اپنا گرانقدر مقالہ ارسال فرما دیا تھا جسے جناب ایئر مارشل ظفر احمد چوہدری نے افتتاحی اجلاس میں پڑھ کر سنایا۔

محترم ظفر چوہدری صاحب نے جو مقالہ پڑھ کر سنایا اس میں مذکور تھا سرینگر کے مقدس شہر میں واقع ایک مقبرہ کے اندر ایک نبی کا جسدِ خاکی مدفون ہے جس نے آج سے انیس سو سال پہلے وفات پائی تھی۔ اس نبی کا نام یوز آسف ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بہت سے لوگوں کے نزدیک اس امر کو چنداں اہمیت حاصل نہ ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ زائرین ہر روز ننگے پاؤں سفر کرتے ہوئے زیارت کی غرض سے اس مقبرہ میں آتے ہیں۔

مسیح کی کشمیر میں آمد کا تاریخی ثبوت

تواریخ کے قدیمی نسخوں میں مذکور ہے کہ کشمیر کے راجہ شالباہن سرینگر کے قریب ویان کے علاقہ میں پہاڑوں پر گئے۔ وہاں ان کی ملاقات ایک گندمی رنگ والے پُروقار بزرگ سے ہوئی جنہوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا۔ راجہ نے ان سے ان کا نام دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ لوگ انہیں خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور اسی نام سے وہ پکارے جاتے ہیں اور یہ کہ وہ ایک کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ مزید دریافت کرنے پر اس بزرگ نے کہا کہ انہوں نے دریائے سندھ کے اُس پار لوگوں تک پیغامِ حق پہنچایا لیکن لوگوں کے ہاتھوں انہیں بہت دکھ سہنے پڑے۔ وہ محبت، صداقت شعاری اور پاکیزگیٔ قلب کی تعلیم دیتے اور انہی باتوں کا پرچار کرتے تھے اور اسی نسبت سے انہیں مسیح کے نام سے بھی یاد کیا جاتا تھا۔ (بھوشیہ مہا پران اشلوک ۱۷ تا ۳۲)

پروفیسر حسنین نے اس سارے واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے مقالہ میں رقم فرمایا ——

"لوگ، امیر بھی اور غریب بھی، سب ہی اُن بزرگ کے پاس برکت اور رہنمائی حاصل کرنے جوق در جوق آیا کرتے تھے۔ وہ بزرگ اکثر لوگوں کو مخاطب کر کے کہتے —— موت کا کوئی وقت نہیں ہے وہ کسی وقت بھی آسکتی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو دوسروں سے حُسنِ سلوک سے پیش آتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک روا رکھا جائے گا۔ نفسانی خواہشات سے بچو، غصہ نہ کرو، چغل خوری کی عادت کو ترک کرو اور اپنے دلوں کو پاکیزہ بناؤ" (شیخ صادق [illegible] الدین صفحہ ۳۵۹)

مسیح کا مقبرہ کشمیر کے گرمائی دار الحکومت سرینگر کے محلہ خانیار میں واقع ہے۔ سرینگر (جس کے معنے ہیں سورج کا شہر) ایک قدیمی شہر ہے۔ یہ دو حصوں میں بٹا ہوا ہے ایک حصہ پرانا شہر کہلاتا ہے اور دوسرا نیا شہر کے نام سے موسوم ہے۔ مقبرہ پرانے شہر میں واقع ہے۔ کشمیر کے لوگ اسے روضہ بل کہتے ہیں جس کے معنے ہیں "مقدس مزار کی جگہ" اور کہتے ہیں کہ یہ یوز آسف کا مقبرہ ہے یہ نبی انیس سو سال پہلے کشمیر آیا تھا اور مسیح کی بیان کردہ امثال اور اسلوب میں وعظ کیا کرتا تھا (انگریزی کتاب بعنوان "کشمیر" مصنف ینگ ہسبینڈ صفحہ ۱۱۲)۔ یوز آسف اہلِ کشمیر کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا گیا تھا۔ مزار میں ایک سوراخ تھا جس میں سے خوشبو آیا کرتی تھی۔

جرمن مصنف اندریاس فیبر قیصر کا مقالہ

جرمن مصنف مسٹر اندریاس فیبر قیصر جو سپین میں رہائش پذیر ہیں نے مسیح علیہ السلام کے متعلق اپنا مقالہ پیش کیا جس کا نقطۂ مرکزی یہ تھا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس نظریہ کے حق میں کہ مسیح اُن زخموں کی وجہ سے جو انہیں صلیب پر پہنچے تھے فوت نہیں ہوئے تھے متعدد شواہد اور ثبوت پیش کرنے کی غرض سے اس کانفرنس میں شرکت کر رہا ہوں۔ یہ ثبوت نئے نہیں ہیں بلکہ فی نفسہٖ یہ اتنے واضح اور مبرہن ہیں کہ دنیا ان سے پہلے ہی آگاہ ہے۔ انہوں نے اس حقیقت پر خاص زور دیا کہ مسیح صلیب پر صرف چند گھنٹے ہی رہے جبکہ اس ہولناک حالت میں ایک انسان کا کئی دن تک زندہ رہنا عین ممکن ہے۔

اس حقیقت کے تعلق میں یہ امر خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ ایسا شخص جسے صلیب پر لٹکایا جاتا اور ایک مقررہ وقت کے اندر اندر اسے صلیب پر سے اُتار کر اس کا مناسب علاج کیا جاتا تو وہ بالعموم صحتیاب ہو جاتا تھا اور زندہ رہتا تھا۔

پھر یہ بھی ایک جانی پہچانی حقیقت ہے کہ جب رومی سپاہی نے یہ جاننے کے لئے کہ مسیح مر چکا ہے یا ابھی زندہ ہے ان کے پہلو میں نیزہ مار کر انہیں زخمی کیا تو ان کے زخم سے پانی اور خون بہہ نکلا جبکہ مُردہ جسم سے گاڑھے خون کے چند قطرے ہی نکل سکتے تھے۔

ٹیورن میں محفوظ مقدس چادر

اٹلی کے شہر ٹیورن میں محفوظ کفن کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر اندریاس فیبر قیصر نے کہا "۱۹۶۹ء سے بعد کے زمانہ میں سوئٹزرلینڈ کے ایک پروفیسر نے مقدس کفن کا سائنٹفک بنیادوں پر مشاہدہ و معائنہ کرنے کے علاوہ Palynology سے متعلق اس پر ایک خاص نوعیت کے تجربات کئے۔ ان تجربات کی رُو سے زرگل کے ان باریک ذرات کا جو کپڑوں کے ریشوں کے ساتھ چمٹ کر رہ ہی چپک جاتے ہیں بہت عمیق نظر سے مشاہدہ و معائنہ اور مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس مطالعہ اور مشاہدہ کے نتیجے میں پتہ یہ چلا کہ زرگل کے وہ ذرات جو مقدس کفن پر چپکے ہوئے ہیں حمل متحجرہ میں سے گزرے ہوئے ان پودوں کے زرگل کے انتہائی باریک ذرات ہیں جو آج سے بیس صدی قبل صرف فلسطین میں ہی پائے جاتے تھے۔ اس کے ذہن میں اس بارہ میں قطعاً کوئی شبہ نہیں تھا کہ ٹیورن کا مقدس کفن اصلی ہے (یعنی یہ وہی چادر ہے جس میں صلیب سے اُتارے جانے کے بعد مسیح علیہ السلام کے جسم کو لپیٹا گیا تھا) ۱۹۶۹ء میں خود چرچ کی درخواست پر جو تحقیق شروع ہوئی تھی اس کے نتائج کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہوئے ۱۹۷۶ء کے اوائل میں ایک بیان جاری کیا گیا تھا۔ اس بیان کا متن یہ ہے:-

"اُس کفن کے بارہ میں جس میں مسیح کے جسم کو لپیٹا گیا تھا سات سال تک تحقیق کرنے کے بعد متعدد سائنسدان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مسیح کو زندہ دفن کیا گیا تھا۔ ماہرین اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ ٹیورن میں جو مقدس کفن محفوظ ہے اس میں ایک مصلوب شخص کے جسم کو رکھا گیا تھا اور یہ کہ جذباتی لحاظ سے اُس شخص کو ایسی ہی تکلیف اور اذیت میں سے گزرنا پڑا جیسی تکلیف اور اذیت میں سے مسیح گزرا تھا اور یہ کہ وہ صلیب پر مرا نہیں تھا بلکہ اسے زندہ ہی دفن کر دیا گیا تھا۔ کفن پر خون کے ۲۸ دھبوں کے نشانوں سے اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔ محققین نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ سائنسی لحاظ سے یہ امر قطعی ناممکن ہے کہ مُردہ جسم سے اسی طرح خون بہے جس طرح کہ کفن میں لپیٹے ہوئے جسم سے رستا رہا۔ ان محققین کے نزدیک یہ ایک واضح اور خطا سے مبرا سائنسی حقیقت ہے کہ اسے زندہ حالت میں قبر میں رکھا گیا تھا البتہ یہ امر دیگر ہے کہ امرِ محال کے طور پر یہ باور کیا جائے کہ ایک اور مسیح بھی تھا اور اسے بھی بعینہٖ وہی اذیت اٹھانا پڑی تھی جو پہلے مسیح نے اٹھائی تھی۔ جب مسیح کو صلیب پر سے اُتارا گیا تھا تو طبی نقطۂ نگاہ سے وہ اُس وقت مُردہ نہیں تھا۔ اس حقیقت کے بارہ میں کسی شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ کپڑے پر جو شبیہ مرتسم ہے وہ مسیح کی ہی شبیہ ہے (باقی صفحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلّغینِ سلسلہ اور ہمارے فرائض

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب - لاہور چھاؤنی

جب بھی کبھی کوئی نئی جماعت قائم ہوتی ہے تو اس میں سے ایسے نمائندے منتخب کئے جاتے ہیں جو اس جماعت کا منشور بیان کر کے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائیں اور لوگ جوق در جوق اس میں شامل ہوں۔ دنیا میں کوئی ادارہ بھی لے لیں وہ ایسے ہی منتخب آدمیوں کے ذریعے اپنے آپ کو روشناس کراتا ہے اور کامیابی کی منزلیں طے کرتا ہے۔ یہی حال مذہب کا ہے۔ بدھ مت نے اپنے بھکشو پھیلا دیئے جو بدھ کی تعلیم بیان کر کے لوگوں کو ساتھ ملاتے تھے۔ جین مت نے بھی ایسا ہی کیا۔ ہندو مت نے اپنے چیلوں کو اس کام کے لئے استعمال کیا۔ عیسائیت نے بھی مسیح کی تعلیم کو ان ہی قسم کے لوگوں سے پھیلایا۔ پھر وہ مبارک دور آیا جو رحمۃ للعالمین ؐ کا دور تھا۔ حضرت خاتم النبیین ؐ کی برکات سے مستفیض ہونے کا زمانہ تھا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:-

"مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا
کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو
کر تعلیم دین کے لئے) نکل
پڑیں کیوں نہ ہر ایک
جماعت میں ایک گروہ نکلتا
جو پوری طرح دین سیکھتے
اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر
ہوشیار کرتے تا وہ ڈرنے
لگیں۔"

آپ ؐ نے اس ارشاد کے مطابق ایسے صحابہ رضی کو تیار کیا جو قرآن کی تعلیم لے کر مختلف اقوام میں پھیل گئے اور اس پیاری تعلیم کے ذریعہ ضلالت کی گہرائی میں گری ہوئی اقوام کو آسمان کی بلندی تک پہنچایا۔ اور انسانیت سے عاری لوگوں کو با اخلاق انسان بنایا۔ شرک کے صحرا میں بھٹکنے والوں کو خدائے واحد کا سہارا دیا۔ پانچ وقت شراب کے رسیا کو پانچ وقت کی نماز کا پابند کیا اور وہ حقیقی معنوں میں خدا تعالیٰ کے عبد بنے۔

اس زمانہ میں جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا حضرت رحمۃ للعالمین ؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود ؑ تشریف لائے۔ اس وقت اسلام کی پیاری اور دل موہ لینے والی تعلیم پر جو پردہ پڑا ہوا تھا آپ نے اس پردہ کو اٹھا کر اسی زر نایاب کی چمک دکھائی تھی۔ ان مذاہب کی گھناؤنی شکلیں دکھا کر اسلام کے حسین و مصفا چہرہ کے نور کو دنیا میں پھیلانا تھا سو آپ نے اور آپ کے خلفاء نے بھی قرآنی ارشاد کے مطابق اور اپنے پیارے آقا و مولا حضرت رسول کریم ؐ کی تقلید میں ایسی سعید روحیں تیار کیں جنہوں نے لوگوں کو اسلام کا نورانی چہرہ دکھایا اور اس کی پرامن تعلیم لے کر پہنچے۔ ان کے ساتھ قدم بقدم چل کر رحمۃ للعالمین کے مبارک وجود سے عشق اور آپ ہی کی محبت کا دم بھرتے ہوئے خدائے واحد سے جا ملے۔ میری مراد ان مبلغین و مجاہدین سے ہے جنہوں نے دین کی راہ میں اپنی زندگیاں وقف کیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنی بیویوں سے بے نیاز ہو کر اپنے معصوم بچوں کی محبت کو اپنے پیارے محبوب کی محبت کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتے ہوئے اپنے بوڑھے والدین کو خدا اور اس کے رسول ؐ کے سپرد کرتے ہوئے گھروں سے دور ہزاروں میل دور ریگستانوں میں پیدل چلے۔ خونخوار درندوں کے درمیان سے خدا تعالیٰ کی محبت کی تلوار لئے بے خوف و خطر گزر گئے۔ شمال کی یخ بستہ ہواؤں میں عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گرمی کو بادہ بنا کر لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔

احمدیت کے ان درخشندہ ستاروں کے نام تاریخ احمدیت میں محفوظ ہیں اور جماعت احمدیہ کا کوئی فرد نہیں بھولا کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؓ صاحب۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ اور دوسرے مبلغین نے کن نامساعد حالات میں یورپ امریکہ اور تاریک براعظم افریقہ میں تعلیم اسلام کی۔ ان مسیح محمدی کے پہلوانوں نے کس طرح عیسائیت کو دنیا میں [illegible]۔ مکرم فضل الحق صاحب نے دین کو دنیا پر مقدم رکھا اور اپنا [illegible] کی مثال ہماری آنکھوں کے سامنے ہے جنہوں نے اپنے بچے کو ماں کی گود میں چھوڑ کر اسلام کا ڈنکا بجاتے سمندروں کو عبور کرتے دیار غیر میں گئے۔ اور اس کو جوانی میں آکر سینے سے لگایا۔ جن کی بیوی نے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنے قابل فخر میاں کی واپسی کے انتظار میں نہایت صبر و استقامت کا نمونہ دکھایا۔ الحاج مولانا نذیر احمد علی رضی جنہوں نے اسی راہ میں اپنی جان قربان کر دی وہ تاریخ احمدیت کا ایک ستارہ بن کر چمکے۔ جن کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے جن کی روح "القیتا" پکار رہی ہوگی

جان دی۔ دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مولوی ظہور حسین صاحب (بخارا) کی قید و بند کی صعوبتیں جو انہوں نے تبلیغی دور میں برداشت کیں۔ تاریخ احمدیت میں ایک سنہری باب کا اضافہ کرتی ہیں۔

یہ ان جان نثاروں کا دور تھا جو یا تو مسیح موعود علیہ السلام کی زیر تربیت رہے یا جنہوں نے خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ میں صحابہ مسیح موعود ؑ کی شاگردی اختیار کی اور جن کو خلفائے وقت کی آشیرباد بھی حاصل تھی۔ پھر ایسا دور مسرت آیا جس میں حضرت مصلح موعود رضی نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر تحریک جدید کا اعلان فرمایا۔ اس اعلان میں مالی قربانی کے ساتھ ساتھ واقفین زندگی کا بھی مطالبہ تھا۔ اس اعلان کی بازگشت کا نتیجہ یہی تھا کہ واقفین زندگی کا ریلا آیا۔ اسلام کے مجاہد یورپ کے سفید [illegible] سے لڑنے کے لئے صلیبیوں کو ماننے والوں کو ایک خدا کی طرف بلانے کے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرنے والوں کو اس کے وجود میں سمونے کے لئے بے دینوں کے دلدل سے لوگوں کو جو بھٹکا ہوا رحمت تک بھول چکے تھے پیار و محبت و شفقت دینے لگے۔ اطراف عالم میں پھیل گئے۔ شمع احمدیت کے ان پروانوں نے ظلمت کے دامن کو نوچ ڈالا۔ ظلمت کی پرچھائیں جو لوگوں کو گھیرے ہوئے تھیں ان پروانوں کی پھونک سے ہی یوں بکھرے جیسے چھڑا دیئے۔

اسلام کی شمع جلتی ہی رہی اور جلتی ہی رہے گی (انشاء اللہ تعالیٰ)

اسلام کے ان سپاہیوں نے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔ ان کو پیٹا گیا۔ ان پر قتل کے جھوٹے مقدمے بنائے گئے۔ ان پر کفر کے فتوے لگے۔ ان کی راہ میں بھی رکاوٹیں کھڑی کی گئیں۔ لیکن مسیح موعود ؑ کے ان غلاموں، خاتم النبیین ؐ کے قربانوں اور خدا تعالیٰ کے پہلوانوں نے محمود رضی سے جو عہد باندھا کہ

ہم پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
پہنچائیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرف غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہ احسن طریق پورا کیا اور روئے زمین ہی نہیں ہلی بلکہ اس کے باسیوں کے دل و دماغ بھی ہل گئے۔ جس سے اسلام کے خلاف کدورتیں ایک طرف جا گریں اور ان کی جگہ اسلام کے نور نے لے لی۔ خدا تعالیٰ کے یہ پہلوان اسلام کے سپاہی اسلام کا دفاع کر رہے ہیں۔ مخالف جو تیغ نئے ہتھیار سے لیس ہو کر آگے بڑھتا اور شکست کھاتا ہے۔ وہ دشمن غلط اعتقادات اور شرک کی فوج کے ساتھ ان پر چاروں طرف سے حملہ آور ہوتا ہے لیکن آسمان سے فرشتے ان کو پیچھے دھکیل دیتے ہیں۔ بعض خود بخود ہی ہتھیار پھینک کر بھاگ جاتے ہیں۔

یہ سعید روحیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کا نام کونے کونے میں بلند کیا۔ خاتم النبیین ؐ کی محبت میں سب کچھ نچھاور کر دیا۔ مسیح موعود ؑ کی غلامی پر فخر کیا۔ ہمارے ان سپاہیوں کو ہمارے ان مجاہدوں کو اس وقت کمک کی ضرورت ہے اور ایک حقیقی مسلمان کے پاس دعا سے زیادہ طاقتور کمک کیا ہو سکتی ہے۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۸ اپریل کے خطبہ جمعہ میں مسیح ناصری کی پُراسرار زندگی پر پردہ اٹھانے کے لئے جون میں لندن میں ہونے والی کانفرنس کا ذکر فرمانے کے ساتھ مبلغین کے لئے دعا کی تحریک بھی فرمائی تھی۔ یہ اشارہ تھا ان مبلغین کی مساعی اور حقیقی خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کی طرف لیکن ہمیں ان مبلغین کے ساتھ ان واقفین ڈاکٹروں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے جن کے ہاتھ سے لاعلاج مریض محض خدا کے فضل اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے معجزانہ طور پر شفا پا رہے ہیں۔ دونوں اپنے اپنے انداز میں انسانوں کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ایک روحانی صحت اور دوسری جسمانی صحت۔

کیا یہ حقیقت نہیں کہ جب انسان کی منزل قریب آتی جاتی ہے تو بے قراری اور قدم تیز اور لمبے ہوتے جاتے ہیں اور ہماری پہلی منزل - غلبۂ اسلام کی صدی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری منزل قریب نہیں آرہی، کیا ہمارے اندر بیقراری نہیں پیدا ہونی چاہیئے؟ کیا بیماری معمول سے زیادہ لمبی دنمائش نہیں ہونی چاہیئیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو اے میری بہنو اور بھائیو۔ بزرگو اور بچو! اٹھیں ہم انفرادی اور اجتماعی رنگ میں دعائیں کریں کہ اے ہمارے خدا۔ پیارے پیارے بھائی تیرے نام کی سربلندی کے لئے اپنے بیوی بچوں سے جدا۔ اپنے وطن سے دور تیرے فضل اور نصرت کے طالب ہیں تو محض اپنے فضل سے ان کی زبانوں سے وہ لفظ نکلوا جس سے حق لاجواب ہو کر بیساختہ تیرے آستانہ پر جھک جائیں۔ یہ دنیا کی نظروں میں حقیر بندے ہیں لیکن تیری درگاہ میں عزت پانے والے ہیں ان کے اخلاق کو اتنا بلند کر کہ دیکھنے والے تیرے ہی حمد کے گیت گائیں۔ یہ تیرے محبوب کے عشق میں مخمور ہیں۔ سو اے ہمارے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا۔ اپنے محبوب کے صدقہ میں ان کو ہر شر سے محفوظ رکھتے ہوئے معجزانہ طور پر کامیابیاں عطا فرما تا دنیا کا گوشہ گوشہ تیرے محبوب پہ درود بھیجنے سے گونج اٹھے۔

حضرت آدمؑ کے بیٹوں کی طرح آج بھی بھائی بھائی کا قاتل بنا ہوا ہے۔ حضرت نوحؑ کے بیٹے کی طرح آج بھی ماڈل اور بابل کے بیٹے بھٹک رہے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی قوم کی طرح آج بھی اکثریت بت پرستی کی طرف مائل ہے۔ آج بھی حضرت شعیبؑ کی قوم کی طرح ناپ تول میں کمی کی جا رہی ہے آج بھی لوطؑ کی قوم کے کردار کو دہرایا جا رہا ہے۔

یہ برائیاں دور کرنے کے لئے اے خدا تو ہی ان کو علم عطا کر۔ تو ہی ان کو وہ زبان عطا کر جو اثر رکھے۔ تو خود اے ہمارے آقا و مولا ان کو مخالف کی طرف سے تمام اعتراضات کے جواب بتا تا دنیا تیری وحدانیت کی قائل ہو اور یک زبان اقرار کرے کہ تو ہی ایک خدا ہے تو ہی سب جہانوں کا مالک ہے۔ تو زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ باقی ہر شے فانی ہے زندہ کرنا اور مارنا صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہے اے سمیع! اپنے عاجز بندوں کی دعائیں قبول فرما۔ (آمین ثم آمین!)

تپ محرقہ یا میعادی بخار

مکرم الحاج ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ساہیوال

مجھے یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ ٹائیفائیڈ بخار کیا ہوتا ہے کیونکہ ہمارے ملک میں عام لوگوں کو علم ہے۔ میں اختصار کے ساتھ اس کے پھیلنے کی وجوہات، علامات اور جسم میں اس بخار کے زہریلے اثرات سے جو خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں ان سے بچنے کا طریق اور علاج بیان کر دیتا ہوں۔

ٹائیفائیڈ پھیلنے کی وجوہات:

اس بخار کی وجہ اس کا جرثومہ ہوتا ہے جس کو "SOLMONELLA - TYPHI." کہتے ہیں یہ جرثومہ مکھیوں وغیرہ کے ذریعہ مریض کے فضلہ سے کھانے پینے کی اشیاء تک پہنچتا ہے براہ راست تعلق (Direct contact.) سے بھی ممکن ہے۔ انتڑیوں سے یہ جرثومہ LYMPHATIC CHANELLS کے ذریعہ خون میں داخل ہوتا ہے۔

یہ جرثومہ ابلتے ہوئے پانی یا دودھ میں فوراً ہلاک ہو جاتا ہے مگر پانی میں کئی کئی یوم تک زندہ رہ سکتا ہے۔ دودھ یا دودھ کی بنی ہوئی اشیاء میں بہت جلد پرورش پاتا ہے۔ زیادہ تر گلے سڑے پھل، کچی کھائی جانے والی سبزیاں، سلاد وغیرہ، آئس کریم، برف کے گولے اور بازاری کٹے ہوئے فروخت ہونے والے پھل یہ بیماری پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔ بعض دفعہ ڈبوں میں بند گوشت یا مچھلیوں وغیرہ کے ذریعہ بھی یہ بیماری پھیلتی ہے۔ ہسپتالوں میں کام کرنے والی نرسیں۔ اور کلینیکل لیبارٹریوں میں کام کرنے والے افراد بھی بیماری کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ان کو اپنے ہاتھ کام کے بعد اچھی طرح سے صاف کر لینے چاہئیں۔

کاربالک لوشن یا مرکری لوشن سے جراثیم مر جاتے ہیں۔ خشک ہونے پر یا برف میں جم جانے سے یہ جرثومہ نہیں مرتا۔

ٹائیفائیڈ دنیا کے تقریباً سب ملکوں میں ہوتا ہے۔ خاص طور پر Sub TROPICAL اور TROPICAL ملکوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ بیماری پھیلانے کا موجب زیادہ تر وہ اشخاص ہوتے ہیں جو TYPHOID CARIERS کہلاتے ہیں۔ مثلاً بیمار رہ چکے ہوٹلوں کے بیرے۔ گھروں میں کام کرنے والے نوکر۔ دودھ فروش۔ کلفی کریم فروخت کرنے والے۔ آئس کریم۔ پیسٹری فروخت کرنے والے۔ ان کے فضلہ میں چونکہ ٹائیفائیڈ کے جراثیم ہوتے ہیں اس لئے یہ بیماری پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔

بیماری لگنے کی عمر:

اگرچہ ٹائیفائیڈ ہر عمر میں ہو سکتا ہے مگر عام طور پر معصوم بچوں اور زیادہ بوڑھوں میں یہ بیماری کم ہوتی ہے ۵ سے ۴۰ سال تک کی عمر میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ عورتوں کی نسبت مرد اس بیماری کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔

ٹائیفائیڈ میں عام طور پر انتڑیوں میں زخم ہو جاتے ہیں۔ چھوٹی انتڑیوں Ileum کے نچلے حصہ میں زیادہ ہوتے ہیں۔ بیماری کے حملہ کی صورت میں بڑی انتڑی Colon میں بھی زخم ہو جاتے ہیں۔ اس بیماری کا زہریلا اثر جسم کے تقریباً تمام اعضاء پر ہوتا ہے مگر زیادہ تر اثر دل اور گردوں پر ہوتا ہے۔

INCUBATION PERIOD.

جراثیم کے جسم میں داخل ہونے کے بعد بیماری کے شروع ہونے کا عرصہ ۱۰ سے ۱۴ یوم تک ہوتا ہے مگر ۳ یوم سے ۳ ہفتے تک بھی ہو سکتا ہے

بیماری کی علامات:

پہلے ہفتے بیماری آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہے۔ سر درد۔ سستی۔ بھوک کا کم لگنا۔ اس کی علامات ہیں۔ بعض مریض گلے میں سوزش کی شکایت کرتے ہیں کھانسی۔ سردی سے بخار کی شکایت عام طور پر ہوتی ہے۔

پہلے دو یا تین یوم کئی دفعہ مریض اپنے کام کاج میں مشغول چلتا پھرتا رہتا ہے۔ تیسرے سے ساتویں یوم تک علامات شدت اختیار کر لیتی ہیں اور مریض صاحب فراش ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں بے چینی۔ بعض دفعہ اسہال مگر عموماً قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ بخار بتدریج بڑھتا ہے۔ ہر صبح کو بخار پہلے دن کی صبح سے زیادہ اور ہر شام کا بخار پچھلے دن کی شام سے زیادہ ہوتا ہے اس کو LADDER STEP RISE کہتے ہیں۔ جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے مریض زیادہ سے زیادہ بیمار ہوتا جاتا ہے۔ مریض کچھ اونچا سننے لگتا ہے دل متلانے لگتا ہے اور زبان پر سفید اور خشک قسم کی تہہ جم جاتی ہے ہفتہ کے بعد تلی بڑھ جاتی ہے نبض کی رفتار عام بخار کے برعکس بخار کی نسبت کے لحاظ سے کم ہوتی ہے عام بخار نمونیہ وغیرہ میں اگر بخار ایک ڈگری بڑھے تو نبض کی رفتار دس بڑھ جاتی ہے۔ ہفتہ کے اختتام تک جسم پر دانے (Rash) جس کو نشان بھی کہتے ہیں نمودار ہو جاتے ہیں یہ عام طور پر ۱۰ سے ۲۰ فیصد تک گورے سفید رنگ والے مریضوں میں نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔ یہ دانے چھاتی یا پیٹ پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ رنگ ہلکا گلابی (pink) ہوتا ہے بازوؤں اور ٹانگوں پر عام طور پر یہ دانے نمودار نہیں ہوتے

دوسرے ہفتے مریض کے جسم میں کافی زہریلا مادہ جمع ہو جاتا ہے پہلے تو نبض کی رفتار عام بخار کی نسبت بخار کے لحاظ سے کم ہوتی ہے مگر دل پر زہریلا اثر ہو جانے سے "MYOCARDITIS" نبض کی رفتار دل کی دھڑکن کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ دماغ پر بھی زہریلا اثر ہوتا ہے اور مریض اپنے مرض کی تفصیل بھی پوری طرح بیان نہیں کر سکتا نیم بے ہوشی کی حالت میں بڑبڑانا جس کو ہذیان (DELIRIUM) کہتے ہیں۔ شروع کر دیتا ہے

تیسرے ہفتے اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو بخار کم ہونا شروع ہو جاتا ہے زہریلا مادہ بھی کم ہو جاتا ہے بھوک بھی عود کر آتی ہے مگر کئی دفعہ یہ ہفتہ خطرناک صورت بھی اختیار کر لیتا ہے تمام علامات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے زہریلا مادہ بھی بڑھ جاتا ہے بے ہوشی کی حالت طاری ہو جاتی ہے جس کو "TYPHOID COMA" کہتے ہیں۔ اگرچہ آنکھیں کھلی ہوتی ہیں مگر مریض کو ارد گرد کی کوئی ہوش نہیں ہوتی جسم میں سے رطوبت کم ہو جاتی ہے اور اسے کمزوری ہو جاتی ہے۔ دو بڑی complications پیچیدگیاں بھی ہو سکتی ہیں (۱) انتڑیوں کا پھٹ جانا (Perforation of Bowel) اور انتڑی میں سے خون جاری ہو جانا (Intestinal Haemorrhage.) انتڑی کے پھٹ جانے سے ۳۰ سے ۴۰ فیصد تک اموات واقع ہو جاتی ہیں اس کی علامات یہ ہیں کہ پیٹ میں اچانک درد شروع ہو جاتا ہے جو عام طور پر پیٹ کے نچلے حصہ میں دائیں طرف ہوتا ہے۔ جس سے متلی یا قے بھی محسوس ہوتی ہے۔ خون کا دباؤ فوری طور پر گر جاتا ہے۔ نبض کی رفتار بہت تیز ہو جاتی ہے خون ٹیسٹ کرنے پر سفید ذرات بہت بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

اسی طرح انتڑی سے خون جاری ہو جانا۔ یہ کم یا زیادہ ہو سکتا ہے۔ بخار فوری طور پر گر جاتا ہے۔ مگر نبض کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پسینہ آتا ہے بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ مریض کی اموات تقریباً ۲۵ فیصد ہے

اور بھی کئی قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں جیسے ٹانگ کی رگوں (Veins) میں خون کا جم جانا۔ کمر میں پھوڑے ہو جانا۔ دل کے Muscles کی سوزش۔ دماغ کی جھلیوں کی سوزش۔ گردوں اور مثانہ کی سوزش۔ سر کے بالوں کا گر جانا جوڑوں کا درد۔ کانوں کی سوزش وغیرہ وغیرہ

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاحی اجلاس (بقیہ صفحہ ۲)

کانٹوں کے تاج سے پیدا ہونے والی خراشوں کے نشان، سینہ کے پہلو میں نیزہ کی اَنی سے لگنے والے زخم میں سے بہنے والے خون کی نیم منجمد حالت، مار پیٹ سے لگنے والے متعدد زخم، کلائیوں اور پیروں میں میخیں ٹھونکنے کی وجہ سے ہونیوالے سوراخ اور ٹانگوں کی مخصوص حالت جس سے اس حقیقت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ انہیں دوسرے مصلوب کئے جانے والے مجرموں کی طرح توڑا نہیں گیا تھا ــــ یہ سب امور ایسے ہیں جو اس بارہ میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہنے دیتے کہ چادر پر مرتسم شبیہ مسیح کی ہی شبیہ ہے۔"

فلسطین سے ہجرت کے شواہد

مسٹر اندریاس فیبر قیصر نے مقالہ میں مزید کہا پھر یہ امر بھی غور طلب ہے کہ مسیح کو صلیب پر سے اتارنے کے بعد اس کے جسم کو دشمنوں کے حوالے نہیں کیا گیا تھا بلکہ اسے ان لوگوں کی تحویل میں دیا گیا جو اُس کے دوست اور خیر خواہ تھے۔ مزید برآں یہ امر بھی قابلِ لحاظ ہے کہ مسیح کو ایک ایسے غار میں لے جایا گیا جہاں ہُوا کا گزر تھا اور جس میں بآسانی سانس لیا جا سکتا تھا۔ پھر اس امر سے کہ وہ حفاظتی پتھر جو مقبرہ کے دہانے پر رکھا گیا تھا اپنی جگہ سے ہلا ہوا پایا گیا اس حقیقت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ نکوڈیمس (Nicodemus) نے مسیح کے زخموں پر مرہم لگا کر انہیں مندمل کیا جس سے دورانِ خون بحال ہُوا اور مسیح کو شفا نصیب ہوئی۔

مسٹر فیبر قیصر نے مزید کہا یہ امر واضح ہے کہ مسیح کے لئے فلسطین سے ہجرت کر کے روپوش ہونا ناگزیر تھا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ کہیں دشمنوں کو ان کے زندہ ہونے کا علم نہ ہو جائے وقفہ وقفہ سے چھپ چھپ کر اپنے حواریوں سے رابطہ قائم کیا اور پھر مشرق کی سمت میں سفر پر روانہ ہو گئے۔ وہ ایک ایسے شخص تھے جن کے پیچھے دشمن ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے تھے۔ انہیں جسمانی اور ذہنی طور پر اذیتیں پہنچائی گئی تھیں وہ اپنے دشمنوں سے کھلے بندوں ایک اور ٹکر لینے اور ان کا مقابلہ کرنے کی سکت نہ رکھتے تھے لیکن اس امر سے قطع نظر کہ مسیح کو ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا تھا انہیں تو تمام ممکن ذرائع کو کام میں لا کر بہرحال اُس مشن کو پُورا کرنا تھا جو اُن کے سپرد کیا گیا تھا۔ اگر مسیح واقعی صلیب پر فوت ہو جاتے تو پھر وہ مشن ہی ناکام ہو جاتا جس کی خاطر انہیں بھیجا گیا تھا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مسیح اُس وقت تک فوت نہیں ہو سکتے تھے جب تک کہ وہ بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کو تلاش کر کے انہیں نجات کی راہ پر گامزن نہ کر دیتے۔ اسی لئے اُن کا مشرق کی طرف سفر کرنا از بس ضروری تھا اور یہی وہ غرض تھی جس کی خاطر وہ فلسطین سے کشمیر آئے تاہم عین ممکن ہے کہ اُن کی ہجرت کشمیر کا آخری ثبوت سرینگر میں واقع قبرِ مسیح کے زیرِ زمین حصہ میں پوشیدہ ہو۔ مَیں اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ مَیں اس معاملہ کی تہ تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو جاؤں۔"

مسٹر فیبر قیصر نے اپنے اس مقالہ کو سرینگر کے روضہ بل اور اہلِ کشمیر سے متعلق بعض سلائیڈز دکھا کر ختم کیا۔

(جاری ہے)

وقفِ جدید کا کام

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"مختلف مقامات پر وقفِ جدید کے معلّمین ہیں۔ ان کے ذریعہ سے ان کی قابلیت کے مطابق کام لیا جا رہا ہے۔ وہ تربیت کا کام کر رہے ہیں۔ وہ بچّوں کو قاعدہ (یسّرنا القرآن) پڑھا رہے ہیں۔ نوعمر نوجوانوں کو قرآن ناظرہ پڑھا رہے ہیں۔ جن کو ترجمہ نہیں آتا انہیں ترجمہ پڑھا رہے ہیں۔ ہزاروں احمدی تربیت کے لحاظ سے مختلف مقامات پر استفادہ کر رہے ہیں۔" (خطبہ جمعہ ۲۷ جنوری ۱۹۷۸ء)

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارادہ تھا کہ وقفِ جدید کو مالی لحاظ سے اتنا مضبوط بنایا جائے کہ اس کے ماتحت دس ہزار معلّمین قریہ قریہ میں پھیل کر بنی نوع انسان کے دلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے روحانی نور سے روشن کریں۔

اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو دوسرے چندوں کے ساتھ چندہ وقفِ جدید میں بھی نمایاں مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے تاکہ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ نیک ارادہ جلد پورا ہو اور دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو۔

(ناظم مال وقفِ جدید - ربوہ)

پتہ جات درکار ہیں

۱- محترمہ رشیدہ منصور صاحبہ زوجہ چوہدری منصور کرشن صاحب سکنہ کوئٹہ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

۲- مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈپو آفیسر ولد چوہدری عبدالخالق صاحب وصیت نمبر ۱۹۲۶۸ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

۳- مکرم چوہدری غلام رسول صاحب شاکر ولد چوہدری محمد حسین صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۵۲ ساکن چک نمبر ۱۶۸ ضلع بہاولنگر کا موجودہ پتہ نظارت ہذا کو درکار ہے۔

۴- مکرم غلام فرید صاحب ولد جھنڈا خان صاحب وصیت نمبر ۱۹۲۰۳ آف چک ۶۹ ر-ب گھسیٹ پورہ کے موجودہ ایڈریس کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔

جس کسی کو بھی مندرجہ بالا افراد کے موجودہ پتوں کا علم ہو یا اگر وہ خود یہ سطور پڑھیں تو اپنے مکمل ایڈریس سے ہمیں مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

(احمدی بھائیوں کی اپنی ایئر کنڈیشنڈ دُکان)

نیو پاک جیولرز

۱۱۱- فیروز پور روڈ- نزد گلیکسی سینما

۱۲- ڈیلدار روڈ- اچھرہ لاہور- فون نمبر ۴۱۰۹۷۴

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار- کیل- چیل- پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳- فیروز پور روڈ ــــ بالمقابل تھانہ اچھرہ ــــ لاہور

فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

ناظمین اطفال متوجّہ ہوں

ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام اطفال و ناصرات کا مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ سال ۱۹۷۸ء کے لئے عنوان ہے "مسلم بچّوں کے سنہری کارنامے"۔ یہ مضمون کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ نیز حوالے مکمل دیں اور پتہ صاف۔ یہ مضمون ۳۱ جولائی ۱۹۷۸ء تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" از شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اور دیگر کتب مثلاً:

"اسلامی جنگیں" از شفیقی عبد الپوری۔

"سیرۃ خاتم النبیین" از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔

"سیرۃ النبی" (از شبلی نعمانی) سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن کی کسرِ صلیب کانفرنس سے حضور ایدہ اللہ کا معرکہ آرا خطاب (بقیہ صفحہ اوّل)

معافی کے لئے خدا کے حضور سچے دل سے توبہ کرے کیونکہ گناہوں کے احساس سے جب انسان کی آنکھوں سے اشکِ ندامت ٹپکنے لگتے ہیں اور دل میں خدا سے ملنے کی سچی تڑپ پیدا ہوتی ہے تو یہی تبدیلی انسان کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ نجات مسیح کی صلیبی موت پر ایمان لانے سے نہیں راست بازی اختیار کرنے میں ہے۔ پس عیسائیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لائیں اور اس کی اطاعت میں اپنی گردنیں جھکا دیں کہ اسی میں اُن کی بہتری ہے۔

حضور نے فرمایا اب نجات کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی ہے اس لئے میں عیسائی دُنیا کو اُن راہوں کی طرف بلاتا ہوں جن پر چل کر انسان خدا کو پالیتا ہے اور وہ دین و دُنیا کی نعمتوں سے سرفراز ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ آج بھی دعوتِ فکر و عمل دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اگر تم حضرت بانیٔ اسلامؐ کی پیروی کرو گے تو خدا تم سے محبت کرنے لگ جائے گا اور تم اس کی یہ پیاری آواز سُنو گے کہ

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

آپ نے فرمایا خدا کی محبت کے مقابلہ میں دُنیا کی خوشیاں اور لذتیں ہیچ ہیں۔ میں عیسائی دُنیا سے کہتا ہوں کہ اصل خوشی خدا کی محبت اور لقاءِ الٰہی میں ہے۔ محبتِ الٰہی پانے کا دروازہ اب بھی کھلا ہے مگر یہ اسی کے لئے کھلتا ہے جو اسے کھٹکھٹاتا ہے۔ تمہارے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ تم آگے بڑھو اور مسیحِ محمدی کے اس نائب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کر لو کیونکہ اسی میں تمہاری بھلائی اور تمہاری آنے والی نسلوں کی خوشحالی کا راز مضمر ہے۔ اگر تم نے اس آواز پر کان نہ دھرے تو یاد رکھو ایک خوفناک تباہی تمہاری منتظر ہے جس کے متعلق میں گذشتہ سال پہلے بھی تنبیہ کر چکا ہوں۔

ایک عہد آفریں اعلان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تاریخی تقریر کے معاً بعد برٹش کونسل آف چرچز کی اس دعوت کو قبول کرنے کا اعلان فرمایا جس میں لنڈن کانفرنس کے حوالے سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ باہمی بات چیت اور تبادلۂ خیالات کرنے پر تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک بڑا ہی عہد آفریں اعلان ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ اگر عیسائیوں کو ہمارے ساتھ امن اور آشتی کے طریق سے مسائل سمجھنے کے مواقع میسر آ گئے تو وہ اپنے غلط اعتقاد کو چھوڑ کر اس بات کو تسلیم کر لیں گے کہ "MAY SEEM" نہیں بلکہ یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر ملعون موت مرے اور اس معصوم اور بے گناہ کو دوسروں کے گناہوں کی سزا ملی سچ مچ اور حقیقی طور پر ایک بہتان اور خدا کی صفتِ عدل کی ہتک کے مترادف ہے۔

سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس بولیٹن میں تسلیم کیا گیا ہے کہ مسیحیت غیر مذاہب کے خلاف جارحانہ اور منفی قسم کے حملے کرتی رہی ہے اور ان حملوں میں جو زبان استعمال کی جاتی رہی ہے وہ بھی بسا اوقات پسندیدہ نہیں رہی لیکن ہم اس بات سے اتفاق نہیں کرتے کہ جماعتِ احمدیہ کا یہ عقیدہ یا اس عقیدہ کا اظہار یا اس اظہار کے لئے کسی کانفرنس کا انعقاد کہ حضرت مسیحؑ خدا کے بزرگ رسول تھے اور ایسی باتیں اُن کی طرف منسوب نہیں کی جانی چاہئیں جو اُن کی رسالت اور بزرگی کے خلاف ہوں یہ بھی ایسے ہی حملوں کی طرح ایک جارحانہ منفی اظہار ہے۔

حضور نے فرمایا مذکورہ اخباری بیان میں اس خطرہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ شاید ہماری اس کانفرنس کے انعقاد سے لوگوں کی دل آزاری ہو اس لئے میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس کانفرنس کے منعقد کرنے سے ہمارا مقصد قطعاً کسی کی دلآزاری نہیں چنانچہ جیسا کہ لوگوں نے دیکھا اور سُن لیا ہے لنڈن کانفرنس کی تمام کارروائی کے دوران حضرت مسیح علیہ السلام کا نام نہایت عزت و احترام سے لیا جاتا رہا ہے۔

آپ نے فرمایا اس پریس ریلیز میں یہ اعلان بھی کیا گیا ہے کہ اسلامی فرقوں کا جماعت احمدیہ سے اختلاف ہے۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے اسلامی فرقے اپنے باہمی اختلافات کے باوجود اللہ تعالیٰ کی توحید، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپؐ کے خاتم النبیین اور افضل الرسل ہونے پر اتفاق کرتے ہیں اور جب توحید یا تثلیث کی باتیں ہوں تو ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔

کسرِ صلیب کی نئی مہم

حضور نے فرمایا ہم خوش ہیں کہ دی برٹش کونسل آف چرچز نے اب جماعت احمدیہ کو باہمی بات چیت اور تبادلۂ خیالات کرنے کی دعوت دی ہے اور یہ دعوت دی ہے کہ یہ تبادلۂ خیال لنڈن میں یا کسی اور جگہ ہو سکتا ہے۔ ہم اس دعوت کو قبول کرتے ہیں۔ یہ تبادلۂ خیال محبت اور آشتی کی فضا میں ہونا چاہئیے۔ ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ یہ تبادلۂ خیال لنڈن میں اور لنڈن کے علاوہ دوسری جگہوں میں بھی ہو۔ بہتر یہ ہے کہ یہ لنڈن، روم، مغربی افریقہ کے کسی ملک کے دارالخلافہ، کسی ایشیائی ملک کے دارالخلافہ اور امریکہ میں باہمی رضامندی سے مقررہ تاریخوں میں اور ایسی شرائط کے ساتھ ہو جن کی تفصیل باہمی بات چیت کے ساتھ طے کی جائے۔

حضور کی تقریر بڑی خاموشی اور نہایت دلچسپی کے ساتھ سُنی گئی۔ یہ تقریر کیا تھی کاسرِ صلیب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان تھی۔ حضور کی تقریر کا ہر لفظ آپ کے اس فکر کا آئینہ دار تھا جو حضور کو اُٹھتے بیٹھتے دامنگیر رہتا ہے کہ توحیدِ حقیقی دُنیا میں پھیل جائے۔ دُنیا خدا کی حمد کے ترانے گانے لگے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں فخر محسوس کرنے لگے۔ یورپ اپنے مصنوعی خداؤں کی پرستش چھوڑ دے اور گمراہ کن خیالات اور متضاد نظریات کے خول سے باہر نکلے اور دیکھے کہ اسلام اُسے امن و سلامتی بخشنے کے لئے کب سے منتظر ہے۔

اظہارِ تشکر

حضور کی تاریخی تقریر اور عہد آفریں اعلان کے بعد مکرم بشیر احمد خاں صاحب رفیق امام مسجد لنڈن نے جو اس کانفرنس کے کنوینر بھی تھے مختصراً سپاسِ تشکر پیش کیا جس میں انہوں نے اپنی طرف سے اور جملہ اراکین جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ انتہائی ممنون ہیں کہ حضور نے اس کانفرنس میں بنفسِ نفیس تشریف لا کر حاضرین کو اپنے رُوح پرور خطاب سے مستفیض فرمایا ہے۔ ہم حضور اقدس کی خدمت میں وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے حضور کے حکم پر بسروچشم لبیک کہنے کا یقین دلاتے ہیں اور خلافتِ احمدیہ کے ساتھ مضبوط ترین تعلق استوار کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

اس موقع پر امام صاحب نے مقررین اور حاضرین کا بھی شکریہ ادا کیا خصوصاً اپنے اُن ساتھیوں کا جنہوں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات کام کیا۔

لنڈن کانفرنس اور برطانوی پریس

حضور کی تقریر کے موقع پر سامعین کی تعداد مقررہ نشستوں کے اعتبار سے ڈیڑھ ہزار تھی لیکن سینکڑوں لوگ ایسے بھی تھے جن کو بیٹھنے کے لئے جگہ نہ مل سکی اور انہوں نے کھڑے ہو کر تقریر سُنی۔ کانفرنس میں ایک سَو سے زائد انگریز مرد اور عورتیں بھی شامل تھے۔ گیمبیا، سیرالیون، لائبیریا، ماریشس کے سفیر اور غانا کے ڈپٹی ہائی کمشنر بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ رومن کیتھولک آرچ بشپ آف برطانیہ کا ایک ممبر اس روز بھی موجود تھا۔ پریس کے نمائندے اور فوٹوگرافر بھی خاصی تعداد میں مختلف طریق پر کانفرنس کی کورِنگ (COVERING) لیتے رہے۔

کانفرنس کا یہاں کے پریس میں بھی بڑا چرچا ہوا۔ ڈیلی ٹیلیگراف نے کانفرنس کی خبر کے ساتھ حضور کی تصویر بھی شائع کی۔ اس کے علاوہ سنڈے ٹیلیگراف اور ڈیلی ہیرالڈ میں لنڈن کانفرنس کے متعلق خبریں شائع ہوئیں۔ ڈیلی ہیرالڈ نے تو پورے چار صفحات پر مشتمل خبریں اور تصویریں شائع کیں۔ چنانچہ کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار نے لکھا کہ لنڈن کانفرنس ساری دُنیا کی توجہ کا مرکز بن گئی ہے۔ اس سے قبل اتنا بڑا بین الاقوامی اجتماع دیکھنے میں نہیں آیا جس میں دُنیا کے ممتاز ماہرین آثارِ قدیمہ، مستشرقین، محققین اور مذہبی راہنما حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے بارہ میں تقریریں کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہوں۔ بی بی سی سے ۴ جون کے نیوز بلیٹن میں برٹش کونسل آف چرچز کے پریس ریلیز کے حوالے سے کانفرنس کی خبر نشر ہوتی رہی۔

تقریر کا خوشکن ردِّ عمل

حضور کی تقریر اور اس کے بعد حضور کی طرف سے چرچ کونسل کی دعوت قبول کرنے کا بڑا خوشکن ردِّ عمل ہوا۔ ایک انگریز خاتون نے امام مسجد لنڈن کو مبارکباد کا خط لکھا جس میں اُس نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ اس کانفرنس سے اس کا دل اور رُوح تروتازہ ہو گئے ہیں۔ نیز یہ بھی لکھا کہ چرچ جب بھی تبادلۂ خیال کے لئے تیار ہو جائے تو اُسے بھی خدمت کا موقع دیا جائے۔

مارمن چرچ کے دو انگریزوں نے لکھا کہ اس کانفرنس نے اُن کی آنکھیں کھول دی ہیں یہاں تک کہ وہ مسلمان ہونے کے لئے تیار ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴